Lesson 10. Al-Baqarah (Ayaat 62– 71): Day 42 سُوْرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

موسیٰؑ کو غصّہ بھی آیا اور دکھ بھی ہُوا لیکن انہوںؑ نے اپنے مقصد پر نظر رکھی۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾ انہوں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے التجا کیجئے کہ وہ ہمیں یہ بتائے کہ وہ بیل کس طرح کا ہو۔ (موسیٰ نے) کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ وہ بیل نہ تو بوڑھا ہو اور نہ بچھڑا، بلکہ ان کے درمیان (یعنی جوان) ہو۔ جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے، ویسا کرو۔

اب یہود کا انداز دیکھیں یہاں کہ اپنے رَبّ سے پوچھو کہ وہ ہمیں بتائے۔۔۔یعنی کرنے کو دل تو نہیں چاہ رہا، اچھا اب بتادو کیا کرنا ہے۔ اور یہ بھی کہ 'رَبَّکَ' تیرا ربّ۔ ادب اور احترام نظر آرہا ہے کیا؟

بااَدب بانصیب' لفظ فارض ہم نے پڑھا تھا۔ یعنی کٹی ہوئی، فارغ، گائے بوڑھی کھوسٹ نہ ہو۔ یعنی جب فرض ادا کر دیا جائے تو سزا سے کٹ جاتے ہیں۔ فارغ ہو جاتے ہیں۔ فارض، جانوروں میں زیادہ عمر ہونے سے وزن گھٹ جاتا ہے۔

بکر معنی صبح کی پو پھوٹنا۔ نئی، تازی، بالکل جوان یعنی نوجوان گائے۔ ایسی گائے جس کا ابھی بچّہ نہ ہو۔

حدیثؐ: کہ نبی پاکؐ کی شریعت میں حلال اور حرام واضع ہیں۔ یعنی جن کاموں سے روکنا تھا روک دیا گیا، جن کا حکم دینا تھا دے دیا گیا اور جہاں خاموشی اختیار کی گئی ہے وہ اُمّت کے لئے رحمت ہے۔

زیادہ سوال کرنے سے، کریدنے سے مسئلہ الجھ جاتا ہے۔ ہمارے ہاں بھی ایسی غلط باتیں بلاوجہ مشہور کر دی گئی ہیں۔ مثال کے بالوں کو قینچی (لوہا) لگانا حرام ہے۔ یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا۔

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا لَوۡنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفۡرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوۡنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيۡنَ ﴿۶۹﴾ انہوں نے کہا کہ پروردگار سے درخواست کیجئے کہ ہم کو یہ بھی بتائے کہ اس کا رنگ کیسا ہو۔ موسیٰ نے کہا، پروردگار فرماتا ہے کہ اس کا رنگ گہرا زرد ہو کہ دیکھنے والوں (کے دل) کو خوش کر دیتا ہو۔

صَفۡرَآءُ شوخ اور کھلتا ہُوا زرد رنگ ہو۔ تَسُرُّ النّٰظِرِيۡنَ دیکھنے میں اچھا لگے۔ یہود جان بوجھ کر ایسے سوال کر رہے تھے کہ ہمیں تو ایسی گائے مل نہیں رہی اس لئے ہم کیا کریں۔ حکم نہ ماننے کا بہانہ تھا۔ گولڈن کلر کا رنگ۔ بائبل میں بھی یہ واقعہ کچھ اسی طرح آتا ہے۔

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا هِىَ ۙ اِنَّ الۡبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيۡنَا ؕ وَاِنَّآ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۷۰﴾ انہوں نے کہا کہ (اب کے) پروردگار سے پھر درخواست کیجئے کہ ہم کو بتا دے کہ وہ اور کس کس طرح کا ہو، کیونکہ بہت سے بیل ہمیں ایک دوسرے کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں، (پھر) خدا نے چاہا تو ہمیں ٹھیک بات معلوم ہو جائے گی۔

نبی پاکؐ فرماتے ہیں کہ اگر اس دفعہ بھی یہ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ نہ کہتے تو انہیں قیامت تک ایسی گائے یا بیل نہ ملتا۔ یہاں البقر کا لفظ استعمال ہُوا ہے جو مذکر ہے یعنی بیل۔

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوۡلٌ تُثِيۡرُ الۡاَرۡضَ وَلَا تَسۡقِى الۡحَـرۡثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيۡهَا ؕ قَالُوا الۡـٰٔنَ جِئۡتَ بِالۡحَـقِّ ؕ فَذَبَحُوۡهَا وَمَا كَادُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۷۱﴾

﴿۷۰﴾ موسیٰ نے کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ وہ بیل کام میں لگا ہوا نہ ہو، نہ تو زمین جوتتا ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتا ہو۔ اس میں کسی طرح کا داغ نہ ہو۔ کہنے لگے، اب تم نے سب باتیں درست بتا دیں۔ غرض (بڑی مشکل سے) انہوں نے اس بیل کو ذبح کیا، اور وہ ایسا کرنے والے تھے نہیں۔

لاذلول۔ کمزور یعنی خستہ حال۔ تَسۡقِی یعنی پانی دینا، کھیتی باڑی کے لئے،

کہتے ہیں یہ گائے یہود کو بڑی مشکل سے ملی۔ کوئی دو یتیم بچے تھے۔ انہوں نے اس کی منہ مانگی قیمت لی۔ یہود کو مہنگی قیمت پر یہ لینی پڑی۔ کہتے ہیں کہ گائے کی کھال میں سونا بھر کر دینا پڑا تھا۔ اور اس کا ایک ٹکڑا مُردے پر مارا۔ اور وہ مُردہ بول اُٹھا۔ اور یہاں وہ کام ہو گیا جو وہ کرنا نہیں چاہتے تھے۔

دیکھنے میں یہ ایک عام سا واقعہ لگتا ہے، اور یہود حجت بازی کرتے نظر آتے ہیں۔ کیا ہم بھی ایسا کرتے ہیں؟ جب ہم کوئی لڑکی دیکھنے جاتے ہیں تو کیسے سوال جواب کرتے ہیں؟

لڑکی کی عمر، تعلیم وغیرہ۔ سارا فوکس ہمارا لڑکی کے حُسن پر ہوتا ہے۔ عمر کم ہو اور کام سارا میچیور عورت جیسا کرے۔ یہاں ہمارا ردّیہ کیا نظر آتا ہے؟

جب قومیں اپنے گناہ کو غلط نہ سمجھیں تو کیا ہوتا ہے؟ ہم بہانے بنائیں اور اللہ کو تو سب علم ہوتا ہے۔ ہم کس کو دھوکہ دیتے ہیں؟ یہ ایک شریعت کا ایک حکم تھا۔ شریعت آسان ہوتی ہے جب ہم اس کے دائرے میں رہ کر کام کریں۔ جب ہم الٹے سیدھے سوال کریں تو خود اپنے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم میں سے جو مسلمان شریعت کے اندر رہ کر زندگی گزار رہے ہیں اُن کے لئے سیفٹی ہے، زندگی آسان اور سادہ تر ہے۔ نصیب کا کھانا مل جاتا ہے۔ عزّت اور نیک نامی بھی تو نصیب سے ہی ملے گی۔ جیسا کہ ایک بکری اگر کھونٹے سے بندھی رہے گی تو محفوظ ہے۔ سب وہیں اُسے مل جائیگا۔

اب جو مسلمان لالچ کرے گا، شریعت کے دائرے سے باہر نکلے گا۔ حلال و حرام کی پرواہ نہیں کرے گا۔ سود، غبن، بے حیائی، عورتوں کا نوکریاں کرنے باہر پھرنا۔ بچوں کو غیر مسلمانوں (چائلڈ مائینڈر) کے حوالے کر دینا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو چھوڑتے ہیں تو بڑے مسائل سامنے آجاتے ہیں۔

جب ہم عورتیں باہر نکلتی ہیں تو مردوں کا رِزّق کم ہو جاتا ہے۔ اللہ نے جو نصیب میں رکھا ہے وہ ہمیں مل جاناتھا۔ ایک گھر میں اُتنا ہی آئیگا جو اللہ نے لکھ دیا ہے۔ ہم نے اپنی شریعت کی رسیوں کو کہاں کہاں سے کاٹا ہُوا ہے؟ جب شریعت کے دائرے سے نکلیں گے تو سکون، سیفٹی اور سیکیورٹی کیسے ملے گی؟

اگر مالک کے آگے سر ڈال کر بیٹھ جائیں تو کیا اللہ ہمیں بھوکا مار دے گا۔ ایک دفعہ اُس کے قدموں میں سر ڈال کر تو دیکھیں، وہ تو رزّاق ہے۔ جب ہم دوسرے دروازے کھلے رکھتے ہیں تو پھر اُمید اوروں سے بھی لگی رہتی ہے۔ اُمید صرف ربّ سے۔

بدر کا موقع یاد کریں تو کیسے ۳۱۳ نے جنگ جیتی؟ علامہ اقبال کا شعر ہے کہ بدر والا موقع ہو، یعنی بدر جیسے مسلمان ہوں تو دیکھیں کیسے فرشتے مدد کے لئے اُترتے ہیں۔ ہمیں اپنے اندر وہ ایمان پیدا کرنا ہے۔ ہمارا بھروسہ اپنے رَبّ کی ذات پر ہونا چاہئے۔

اللہ کی مدد تب آئیگی جب آپ اللہ کے لئے کرینگے۔ مثال دیکھ لیں ہمیں ۶۵ سال ہو گئے کشمیر کے لئے لڑتے ہوئے۔ ایک دفعہ اللہ کو راضی کر لیں، آپ کو وہاں سے مدد آئیگی جہاں سے آپ کو گمان بھی نہیں ہو گا۔ اللہ پر بھروسہ کر لیں، اللہ کی راہ میں لگ جائیں۔ آپ کے لئے غیب سے مدد کے دروازے کھل جائینگے۔

موسیٰؑ کی مثال دیکھ لیں، اللہ کے حکم پر جھک جائیں۔ کہ جو اللہ نے کہہ دیا تو اب وہی کرنا پڑیگا۔

اللہ نے ہمیں اپنی کتاب پکڑا دی۔ اللہ نے ہمیں اونچا مقام دیا ہے۔ اس نعمت کی قدر کریں۔ اللہ سے اور اُستادوں سے کئے ہوئے وعدے یاد رکھیں۔ جب آپ اللہ کی کتاب سے جڑ جائینگے تو اللہ آپ کے لئے آسان کر دے گا۔ آپ کی آزمائش تو ضرور ہو گی لیکن اللہ سے مدد مانگیں۔

وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ ﴿۱۷﴾ سورۃ القمر

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟

کیا ترجمہ یاد کرنا مشکل ہے، اللہ سے مدد مانگیں۔ اللہ کا کام ہو تا رہے گا۔ اگر ہم نہیں کرینگے تو اللہ کسی دوسرے سے کام لے گا۔ اللہ ہم سے بہتر لوگوں کو آگے لے آئیگا۔ اپنی خوش قسمتی پر ناز کریں کہ اللہ نے ہمیں قرآن کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ ہم سے نیکی کے کام لے رہا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں راہ دکھلائیں کسے؟ رہروِ منزل ہی نہیں

تربیت عام تو ہے، جوہرِ قابل ہی نہیں جس سے تعمیر ہو آدم کی، یہ وہ گِل ہی نہیں - علامہ اقبال

اللہ تو ہمیں دینا چاہتا ہے۔ ہم کیسی اُمّت بن گئے ہیں؟ کہاں بھٹک گئے ہیں۔

خیر کا پیغام دوسروں تک پہنچائیں۔ علم حاصل کریں اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کریں۔ اللہ ہمیں آنے والی نسلوں کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین